سوال

بغیر کسی اعتقاد کے منگنی کی انگوٹھی پہننے کا حکم

جواب

الحمد للہ.

ے کوانگوٹھی پہنانا کوئی پرانی رسم اور عادت نہیں، بلکہ یہ نصرانی رسم ہے، افسوس کے ساتھ یہ مسلمانوں میں بھی عام ہونے لگی ہے، اور غالبا اس کے ساتھ غلط قسم کے اعتقادات بھی پائے جاتے ہیں، مثلا یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ یہ محبت پیدا کرتی ہے، اور خاوند و بیوی کے مابین ارتباط اور تعلق قائم کرتی ہے، ا

ؒ عطیہ صقر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ر کی انگوٹھی کا ایک قصہ ہے جو کئی ہزار سال پہلے کی طرف لوٹتا ہے، کہا جاتا ہے کہ : سب سے پہلے اس رسم کی ایجاد فرعونوں نے کی تھی، پھر یہ اغریق کے دور میں ظاہر ہوئی، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ اصل میں قدیم اور پرانی رسم سے ماخوذ ہے کہ :

کے وقت لڑکی کا ہاتھ لڑکے کے ہاتھ میں دیا جاتا اور لڑکی کے والد کے گھر سے نکلتے وقت دونوں کے ہاتھوں میں لوہے کی زنجیر ڈالی جاتی پھر لڑکا اپنے گھوڑے پر سوار ہوجاتا اور لڑکی اس کے پیچھے پیدل چل کر خاوند کے گھر پہنچتی دونوں گھروں میں مسافت زیادہ بھی ہو سکتی ہے، پھر انگوٹھی کی عادت بطور رسم و تقلی

ئیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی میں پہننے کی عادت اغریقوں سے لی گئی ہے، ان کا اعتقاد تھا کہ دل کی رگ اس انگلی سے گزرتی ہے، اور اس کی شدید حرص رکھنے والوں میں انگریز شامل ہیں

ہے کہ : منگنی کی انگوٹھی کی رسم نصرانی رسم ہے، اور مسلمانوں نے اس عادت میں ان کی تقلید کرنا شروع کر دی ہے، اس کے سبب سے صرف نظر کرتے ہوئے دونوں ہی پہننے کی حرص رکھتے ہیں، اور اسے اتارنا اور نہ پہننا منحوس سمجھتے ہیں، دین اس کی کوئی صحیح نہیں سمجھتا " انتہی

میں کوئی اعتقاد نہ رکھا جائے، اور نہ ہی اسے اتارنا نحوست کی علامت سمجھا جائے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ کراہت کے ساتھ اسے پہننا جائز ہے.

ں وقت مسلمانوں میں پہننے کی عادت بن جانے نے اسے کافروں کے ساتھ حرام مشابہت سے خارج کر دیا ہے.

ؒ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

و مرد اپنی بیوی کو بطور ہدیہ اور تحفہ دیتا ہے، بعض لوگ یہ انگوٹھی شادی کرتے وقت یا شادی کا ارادہ کرتے وقت بیوی کو پہناتے ہیں، یہ عادت پہلے تو ہمارے ہاں معروف نہ تھی، شیخ البانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ نصاری سے ماخوذ ہے، اور یہ کہ خاوند اور بیوی کنیسہ میں پادری کے پاس جاتے ہیں تو عو

ر کہ : یہ نصاری سے لی گئی ہے، اس لیے اسے بلاشک و شبہ ترک کرنا اولی و بہتر ہے، تاکہ ہم دوسروں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کریں.

ض لوگ اس میں اعتقاد رکھتے ہیں اور جو انگوٹھی دینا چاہیں اس پر اپنا نام لکھواتے ہیں، اور وہ لڑکی بھی اپنے خاوند کو دی جانے والی انگوٹھی پر اپنا نام لکھواتی ہے، ان کا اعتقاد ہوتا ہے کہ جب تک بیوی کے نام والی یہ انگوٹھی خاوند کے ہاتھ میں رہے گی، اور بیوی کے ہاتھ میں خاوند کے نام والی انگوٹھی رہے گی

نا ایک قسم کا شرک ہے، اور یہ اس تعویذ وغیرہ میں شامل ہوتا ہے جو مشرکین کرتے تھے کہ اس سے خاوند اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرنے لگتا ہے، اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے لگتی ہے.

تھ یہ انگوٹھی پہننا حرام ہوگی، تو اس طرح یہ انگوٹھی اب دو قسم کی اشیاء ضمن میں لیے ہوئے ہے ایک تو یہ نصاری کی عادت سے ماخوذ ہے، اور دوسرا یہ کہ اس میں خاوند اور بیوی آپس میں ارتباط کا عقیدہ رکھتے ہیں، تو اس طرح یہ شرک کی ایک قسم بن جائیگی.. اس لیے ہم اسے ترک کرنا ہی بہتر سمجھتے ہیں " انتہی

ں (1/46).

ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے :

ہ رائے تو یہی ہے کہ منگنی کی انگوٹھی پہننا کم از کم مکروہ ہے؛ کیونکہ یہ غیر مسلموں کی عادت سے ماخوذ ہے بہر حال مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ہر حالت میں اس طرح کی تقلید سے اپنے آپ کو دور ہی رکھے، اور اگر اس میں اعتقاد بھی رکھا جائے جیسا کہ بعض لوگ منگنی کی انگوٹھی میں اعتقاد رکھتے ہیں

ٹھی نہ تو خاوند اور بیوی کے تعلقات پر کوئی اثر انداز ہوتی ہے اور نہ ہی محبت پیدا کرتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایک افراد نے منگنی کی یہ انگوٹھی پہن رکھی ہوتی ہے، لیکن خاوند اور بیوی میں ایسا اختلاف اور مخالفت پائی جاتی ہے جو انگوٹھی نہ پہننے والوں میں نہیں ہوتا، بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے

ں (112/18).

کوئی بھی نوجوان اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھوں میں نہیں پہنا سکتا اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ تو اس کے لیے ایک اجنبی عورت ہے، نہ تو وہ اسے چھو سکتا ہے اور نہ ہی اس سے مصافحہ کر سکتا ہے، اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ منگنی کی انگوٹھی مت پہنیں، بلکہ آپ اس

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

113758